احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 8 نومبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 8 نومبر 2014ء 14 محرم 1436 ہجری 8 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 252

جنگ احد کے زخم

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں عتبہ بن ابی وقاص کا ایک پتھر آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک پر لگا جس سے آپ کا ایک دانت ٹوٹ گیا اور ہونٹ بھی زخمی ہوا۔ عبداللہ بن شہاب کے ایک پتھر نے آپؐ کی پیشانی کو زخمی کیا ابن قمئہ کا ایک پتھر آپ کے رخسار مبارک پر لگا جس سے آپ کے خود کی دو کڑیاں آپ کے رخسار میں چبھ گئیں۔

(سیرت ابن ہشام حالات غزوہ احد جلد دوم صفحہ 80)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بدر کے بعد احد کا معرکہ پیش آیا۔ جبل احد نے بھی حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے قوی اور امین ہونے کی گواہی دی جب اس امانت رسالت کی حفاظت کا سوال آیا جو رسولؐ خدا کی ذات کی صورت میں موجود تھی، ابوعبیدہؓ احد میں نہ صرف ثابت قدم رہے بلکہ کمال مردانگی اور فدائیت کا نمونہ دکھایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ بیان فرماتے ہیں کہ ”احد میں سنگباری کے نتیجہ میں آنحضورؐ کے خود کی دونوں کڑیاں ٹوٹ کر جب آپؐ کے رخساروں میں دھنس گئیں میں رسول کریم ﷺ کی مدد کے لئے آپؐ کی طرف لپکا۔ دیکھا کہ سامنے کی طرف سے بھی ایک شخص دوڑا چلا آرہا ہے۔ میں نے دل میں دعا کی کہ خدا کرے اس نازک وقت میں یہ شخص میری مدد اور نصرت کا موجب ہو۔ آگے جا کر دیکھا تو وہ ابوعبیدہ تھے جو مجھ سے پہلے رسول اللہؐ تک پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے صورتحال کا جائزہ لے کر کمال فدائیت کے جذبہ سے مجھے خدا کا واسطہ دے کر کہا کہ ”رسول اللہؐ کے رخساروں سے یہ لوہے کی شکستہ کڑیاں مجھے نکالنے دیں“ پھر انہوں نے پہلے ایک کڑی کو دانتوں سے پکڑا اور پوری قوت سے کھینچا تو وہ باہر نکل آئی۔ مگر ابوعبیدہؓ خود پیٹھ کے بل جا گرے اور ساتھ ہی آپ کا اگلا دانت باہر آ گیا۔ پھر انہوں نے دوسرے رخسار سے کڑی اسی طرح پوری ہمت سے کھینچی تو اس کے نکلنے کے ساتھ آپ کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اور آپ دوبارہ پشت کے بل گرے۔ مگر آنحضرت ﷺ کو ایک سخت اذیت سے نجات دینے میں کامیاب ہو گئے اور آپ کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہؓ کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ جانے سے ان کا چہرہ اور خوبصورت ہو گیا اور لوگ کہا کرتے تھے کہ سامنے کے دو شکستہ دانتوں والا کبھی اتنا خوبصورت نظر نہیں آیا جتنے ابوعبیدہؓ۔“

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 410 و استیعاب صفحہ 342)

احد کے بعد جملہ غزوات خندق، بنوقریظہ، خیبر، فتح مکہ حنین اور طائف وغیرہ کے معرکوں میں بھی حضرت ابوعبیدہؓ ایک مجاہد سپاہی کے طور پر خدمات بجالاتے ہوئے پیش پیش رہے۔ (الاکمال ذکر ابوعبیدہؓ)

امیر لشکر کی حیثیت سے بھی حضرت ابوعبیدہؓ نے اپنی امانتوں کا حق خوب ادا کیا۔ 6 ہجری میں وہ قبیلہ ثعلبہ و انمار کی سرکوبی پر مامور کئے گئے اور کامیاب و کامران واپس لوٹے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 62)

خلیفۂ وقت سے ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”خلیفہ وقت کو جماعت سے براہ راست اور جماعت کو خلیفہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے...... اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد ہشتم صفحہ 663)

ضرورت کارکنان

دفاتر وقف جدید میں محررین/ کارکنان درجہ دوم کی ضرورت ہے۔ کم ازکم انٹرمیڈیٹ پاس ایسے امیدواران جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں، اپنی درخواستیں مکمل تعلیمی اسناد کی نقل، ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر اور صدر صاحب جماعت/امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ مورخہ 10 نومبر 2014ء تک نظامت دیوان وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ امیدوار کا خوشخط ہونا اور کمپیوٹر جاننا ضروری ہے۔

(ناظم دیوان وقف جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل کے خریداران توجہ فرمائیں

روزنامہ الفضل خریداران کو باقاعدگی سے بھجوایا جارہا ہے۔ قارئین اطلاع دیں کہ کیا آپ کو باقاعدگی سے الفضل مل رہا ہے۔ اگر نہیں مل رہا تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں جس پر آپ کو الفضل مل سکے۔

الفضل کی خریداری چٹ پر چندہ کی میعاد درج ہوتی ہے۔ آپ اس چٹ کو ملاحظہ فرماویں اور اپنا چندہ خریداری جلد از جلد ارسال فرماویں۔ بصورت دیگر وی پی بھجوائی جائے گی۔

(روزنامہ مینیجر الفضل)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ

29 اگست 2014ء سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: 29 اگست 2014ء بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی، لندن

س: حضور انور نے خطاب کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: ''یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے کہ تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا۔ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کردے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے اور ہم نے تمہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر''۔

(التوبہ:128)

س: حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے کی بابت کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آپ کی لائی ہوئی شریعت ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور آپ آج بھی اسی طرح زندہ نبی ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے تھے اور قیامت تک آپ ہی زندہ نبی رہیں گے اور آپ کی شریعت بھی اصلی حالت میں قائم رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی ہے۔

س: شریعت اسلام کے مستند اور دائمی ہونے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! قرآن کریم اور آنحضرتؐ کی سچائی کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا تھا کہ شریعت قرآن کریم کی صورت میں اُسی طرح مستند رہے گی جس طرح وہ اپنے نزول کے وقت تھی اور پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرتؐ کا ہی عاشق صادق اور غلام صادق بھیجا جائے گا جو آخرین کو اولین سے ملائے گا۔ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو حقیقی رنگ میں دنیا کو دکھائے گا۔ آنحضرتؐ کی ذات بابرکات کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔

س: حضور انور نے جماعت احمدیہ کے کن مقاصد کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ہمارے مقاصد حکومتوں پر قبضہ کرنا اور دولتیں سمیٹنا نہیں ہمارے مقاصد انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا صحیح عابد بنانا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلتے ہوئے ہمدردی مخلوق اور خدمت انسانیت کرنا، آپ کے اسوہ حسنہ کے مطابق رحمانیت کے جلوے دکھانا اور یہ آنحضرتؐ اور دین حق پر اعتراض کرنے والوں کے دلائل اور اپنے عمل سے منہ بند کرنا ہے۔

ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ روئے زمین پر نہ ہی آنحضرتؐ کی پیدائش سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی ایسا شخص ہوگا جو تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین ہو۔

س: حریص کے معنی اور توضیح بیان کریں؟

ج: فرمایا! حریص کہتے ہیں! کسی چیز کو تکلیف اٹھا کر حاصل کرنے کو۔ آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں اپنے صحابہؓ کا جانی اور مالی نقصان برداشت کر کے ایک ہی تڑپ رکھتے تھے کہ ان مخالفین اور دشمنان اسلام کو کسی طرح خیر پہنچے۔

س: جنگوں میں آنحضورؐ کا اسوہ کیسا تھا؟

ج: فرمایا! ہمارے نبی تو اس طرح سراپا رحمت ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنگوں میں بھی کسی عورت کسی بچے کو حتیٰ کہ کسی مرد کو بھی جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہا قتل نہیں کرنا کیونکہ یہ ظلم ہے۔ پس (دین حق) نے اور آنحضرتؐ نے ظلم کو ظلم ہی کہا ہے چاہے کسی کی طرف سے ہو۔ ہمارے پیارے رسول نے ہر ایک کے لئے پیار اور رحمانیت کے جلوے دکھائے۔

س: حضرت مسیح موعودؑ نے قرآنی آیت عزیز علیہ...... (توبہ:128) کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عزیز علیہ ما عنتم (توبہ:128) یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہیں اور اسے ہروقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 341)

آپ میں بنی نوع کی ہدایت کی اتنی شدید تڑپ پائی جاتی تھی کہ آپ بے چین ہو ہو جاتے تھے۔

س: باخع کے لفظی معنی کیا ہیں نیز آنحضرتؐ ہمدردی انسانیت میں کس حد تک پہنچے ہوئے تھے؟

ج: فرمایا! بخع کے معنی ہوتے ہیں اس طرح گلے پر چھری پھیرنا کہ گردن کے آخری حصہ تک پہنچ جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور ان کے لئے رحم کے جذبات اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تو یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ گویا اپنے آپ کو ذبح کر رہا ہے۔ دنیا میں بے چین ہو کر قربانی تو لوگ اپنے محبوبوں اور پیاروں کے لئے تو کرتے ہیں لیکن یہ ہمارے پیارے نبی ہی کا طرہ امتیاز ہے یہ آپ کے بنی نوع انسان کے لئے درد کا ہی مقام ہے کہ ان اپنے دشمنوں کے لئے بھی بے چین ہو ہو کر دعا کر رہے ہیں۔ آپ کا جذبہ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر مخالفت کے بعد مزید بڑھتا چلا جاتا تھا جو بنی نوع کے لئے رحم کا آپ کے دل میں تھا۔

س: غزوہ احد کے موقع پر آنحضرتؐ کی کمال ہمدردی خلق کا واقعہ درج کریں؟

ج: فرمایا! غزوہ احد میں آپ کی ہمدردی اور دشمن کے لئے درد کو بھی تاریخ نے محفوظ کر لیا۔ جب آپؐ زخمی ہو کر گر پڑے اور بعض مسلمان جو آپ کے اردگرد آپ کی حفاظت کیلئے کھڑے تھے۔ ان میں سے بعض زخمی ہو کر بعض شہید ہو کر آپ کے اوپر گرتے رہے۔ اس وقت یہ ہی سمجھا گیا کہ شاید آپ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے ہیں لیکن جب آپ کے جسم کو نیچے سے نکالا گیا تو گو اس وقت آپ ہوش میں تھے اس وقت بھی آپ نے یہی دعا دی ربّ اغفر لقومی انہم لا یعلمون (صحیح بخاری و مسلم) اے میرے رب یہ مجھے نہیں جانتے انہیں بخش دے۔ پس کیا اس حالت میں بھی ہمدردی خلق کوئی کر سکتا ہے؟ یہ آپ کا ہی مقام تھا لیکن آنکھوں کے اندھوں کو پھر بھی آپ میں رحمت نظر نہیں آتی۔ یہ آنکھوں کے نہیں دل کے اندھے لوگ ہیں۔

س: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی تبلیغ کی تڑپ کے سلسلہ میں کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! طائف کے سفر میں پیغام حق پہنچانے کی تڑپ کا واقعہ بھی تاریخ ہمیں بتاتی ہے جب خون سے لہولہان واپسی پر مکہ کے ایک سردار کے باغ میں آپ ستانے کیلئے رکے تو باغ کے مالک نے اپنے ایک غلام کو انگور کے چند خوشے آپ کو دینے کیلئے بھیجا۔ جب باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ غلام نینوا کا رہنے والا عیسائی ہے تو فرمایا کہ تم میرے بھائی یونس کے وطن کے رہنے والے ہو۔ تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوؤں سے یہی سلوک ہوتا ہے اور بغیر کسی خوف کے اس کو بھی تبلیغ کی یہ نہیں دیکھا کہ میں اس وقت بھی دشمن کی زمین پر بیٹھا ہوں اس کے علاقہ میں ہوں اور اس تبلیغ کے نتیجہ میں تو مزید ظلم ہو سکتا ہے۔ آپ کی اپنی تکلیف کے باوجود بنی نوع کے لئے محبت اور رحم کے جذبہ نے اس غلام کے دل میں آپ کی محبت قائم کر دی تھی۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کیلئے یہ عظیم تڑپ تھی جو آپ میں پائی جاتی تھی۔ ہمیں تو اور کسی نبی میں یہ تڑپ نظر نہیں آتی۔

س: آنحضرت ﷺ کا جذبہ ہمدردی تمام بنی نوع انسان پر کس طرح حاوی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت عیسیٰ تو غیر قوم کو کچھ دینے سے انکار کر دیتے ہیں لیکن آپؐ کا رحم لامحدود ہے۔ آپ کے پاس ایک شخص ایسی حالت میں آتا ہے جب آپ زخموں سے لہولہان ہیں ایسے میں ایک عام انسان اپنی فکر کرتا ہے اور پھر وہ شخص بھی غیر قوم کا ہے لیکن آپ کا جذبہ رحم اور ہمدردی اپنی تکلیف کو بھول جاتا ہے۔ آپ اس کو تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ آپ اس کو روحانی روٹی اور غذا دیتے ہیں جو آپ صرف اپنی قوم کے لئے نہیں لائے بلکہ آپ کا جلوہ ہمدردی تمام بنی نوع انسان پر حاوی تھا۔ کالے گورے عربی عجمی سب کو آپ فیض پہنچانا چاہتے ہیں۔

س: حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی ہمدردی خلق کا نقشہ کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء اور رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کیلئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے لعلک باخع ...... (الشعراء:4) یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔...... اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ نمبر 420)

س: حضرت مسیح موعود نے لعلک باخع ...... کی تفسیر کرتے ہوئے کن دو پہلوؤں کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! رسول اللہ کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لعلک باخع ...... (الشعراء:4) یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اس خیال سے کہ وہ مومن نہیں ہوتے؟ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک کافروں کی نسبت کہ وہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے؟ دوسرا مسلمانوں کی نسبت کہ ان میں وہ اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت کیوں پیدا نہیں ہوتی۔ جو آپ چاہتے ہیں۔ ...... آپ میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی۔ آپ صحابہؓ کو دیکھ کر چاہتے تھے کہ وہ پوری ترقیات پر پہنچیں لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا۔ آخر صحابہؓ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔

(ملفوظات جلد اصفحہ 338)

س: حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''کہ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔ آپ کی فطرت کو ہی رحمت بنا دیا۔ آپ کا جسم اور روح سراپا رحمت تھی۔ پس آپ جامع تھے خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جو حاوی تھی تمام قسم کے رحموں پر۔ تمام قوموں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے، آپ اپنے ماننے والوں کے لئے سراپا رحم تھے اور اپنے مخالفین کے لئے بھی جیسا کہ میں نے بتایا کہ شدید زخمی حالت میں جب کہ آپ کے صحابہ کا خیال تھا کہ شائد آپ ان کاری حملوں سے نہ بچیں ہوں گے تو جب ہوش آئی تو دشمنوں پر سے اللہ تعالیٰ کا غضب دور ہونے کی دعا فرمائی۔ آپ نے صحابہ کو بھی ایک دوسرے کے لئے رحمت کے جذبات کا اظہار کرنے والا اور قربانیاں

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم بریگیڈیئر (ر) دبیر احمد پیر صاحب

غزوہ بدر تعارف، تجزیہ اور دوررس اثرات

حالات (prevailing environment)

عسکری مہمات پر ان حالات کا بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر ہوتا ہے جو اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ غزوہ بدر ہجرت کے صرف دو سال کے بعد ہوئی۔ اس عرصہ کے دوران مسلمانوں اور کفار کے درمیان غزوات اور سرایا ہوئے لیکن سب میں لڑائی نہیں ہوئی۔ گوکہ کفار مکہ کئی وجوہ سے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے تھے مگر جو دو مرکزی وجوہات ابھر کر سامنے آتی ہیں جن کے سبب بدر میں دونوں کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوا ذیل میں درج ہیں:

تبلیغ

رسول پاک ﷺ کے مدینہ پہنچتے ہی مسلمانوں کا ایک مرکز وجود میں آ گیا اور ایک لمبے عرصے سے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے تھے وہ کم ہو گئے اور ایک ایسی جگہ پیدا ہوگئی جہاں پر وہ ظلم کی صورت میں پناہ لے سکتے تھے۔ قریش مکہ تک مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں کی خبریں بھی پہنچ رہی تھیں جن کی وجہ سے انہیں خوف پیدا ہو رہا تھا کہ کہیں مسلمان ایک بڑی طاقت بن کر ان کے سامنے نہ کھڑے ہو جائیں۔

تجارتی راستوں کا غیر محفوظ (vulnerable) ہونا

مکہ سے شام جانے کے راستے مدینہ کے جنوب مغرب یا مغرب سے گزرتے تھے۔ ان راستوں کو وہ تمام تجارتی قافلے استعمال کرتے تھے جو مکہ سے شام اور شام سے مکہ تجارتی سامان لے کر جاتے تھے۔ تجارت مکہ والوں کی life line تھی۔ مسلمانوں کا مدینہ میں اپنے آپ کو مستحکم کرنے اور اپنی طاقت کو اطراف میں project کرنے سے یہ تجارتی راستے خودبخود غیر محفوظ اور مسلمانوں کے زیر اثر آ جاتے تھے۔ مکہ والوں کیلئے ان حالات میں بہت سے خطرات درپیش تھے جن کا براہ راست اثر ان کی معاشی حالت پر پڑ سکتا تھا۔

پس منظر

رمضان 2 ہجری میں رسول پاکؐ کو قریش کے ایک بڑے قافلے کی اطلاع ملی کہ وہ شام سے مکہ جانے کے لئے تیار ہے اور اس کا امیر ابوسفیان ہے۔ آپؐ نے اس قافلے کو intercept کرنے کا پلان بنایا۔ مکہ سے ابوجہل بھی قافلے کی مسلمانوں سے حفاظت کے لئے ایک بڑا لشکر لے کر نکلا اور دونوں افواج کا آمنا سامنا رمضان 2 ہجری (مارچ 624ء) کو بدر کے مقام پر ہوا۔ جب قریش کا لشکر جحفہ کے مقام پر پہنچا جو کہ بدر کے جنوب میں نزدیک ہی واقعہ ہے انہیں ابوسفیان کا پیغام ملا کہ قریش کا تجارتی قافلہ خیریت سے مکہ پہنچ گیا ہے اور وہ واپس آ جائیں۔ مگر ابوجہل نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا جبکہ مکہ کے زیادہ تر سردار مسلمانوں سے لڑائی کے حق میں نہیں تھے۔ اسی دوران ابوسفیان بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ لشکر سے آ ملا۔

دونوں افواج کا تقابلی جائزہ

	مسلمان	قریش
کمانڈر	رسول پاکؐ	ابوجہل
نفری	313	1000
گھڑسوار	2	200۔ تعداد میں اختلاف ہے
انتظامی صیغے	70	700
سامان	بہت قلیل مقدار	وافر مقدار
ہتھیار	ادنیٰ	اعلیٰ
کیفیت	دفاعی	جارحانہ

اسلامی فوج کی مدینہ سے بدر تک کی حرکت (movement)

رسول پاک ﷺ کی قیادت میں مسلمانوں نے 12 رمضان 2 ہجری (مارچ 624 AD) کو مدینہ سے کوچ کیا۔ اسلامی لشکر نے مدینہ سے بدر تک کا فاصلہ اس طریقے سے طے کیا جو عصر حاضر کی صحرائی اور میدانی جنگوں کے مطابق اور ہم آہنگ ہے۔ آپؐ نے فوج کی movement کے دوران اس کے آگے ایک advance party بھجوائی تاکہ دشمن کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکیں اور فوج movement کے دوران دشمن کے ممکنہ اچانک حملے سے محفوظ رہے۔ آپؐ نے اسلامی لشکر کو دستوں اور گروپس میں تقسیم کیا اور ان کے کمانڈر مقرر کئے۔ آپؐ نے مہاجرین اور انصار کو بھی الگ الگ دستوں میں ترتیب دیا۔ آپؐ نے لشکر کے عقب (rear) اور پہلوؤں (flanks) کی حفاظت کے لئے بھی دستے مامور کئے۔

آپؐ نے عام استعمال والے راستے کو چھوڑ کر ایک ایسے راستے کا انتخاب کیا جو کہ بہت کم استعمال ہوتا تھا تاکہ مسلمانوں کی حرکت پوشیدہ رہے۔ مسلمان کامیابی کے ساتھ ذافران (بدر کے نزدیک) پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر آپؐ نے ایک دستہ بدر کی سمت اور ایک دستہ شام سے مکہ کے راستے کی سمت بطور Intelligence collecting patrols روانہ کئے تاکہ دشمن (تعداد، ہتھیار، گھوڑے، سازوسامان، رسد ورسائل وغیرہ، زمین (layout)، پانی، رکاوٹیں، چھپنے کی جگہیں وغیرہ) اور تجارتی قافلے کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

اگلے روز اسلامی دستوں نے قریش کے دو غلام پکڑے جو ان کے لئے پانی لے کر جا رہے تھے۔ ان سے آپؐ نے خود تفتیش کی جس پر یہ بات سامنے آئی کہ قریش ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے نکلے ہیں اور انہوں نے بدر سے جنوب مغرب میں پڑاؤ ڈالا ہوا ہے۔ بدر میں پہنچ کر آپؐ نے مشاورت سے اسلامی لشکر کے لئے ایسی جگہ کا انتخاب کیا جو انچائی (dominating) پر تھی اور ساتھ ہی پانی کے ذرائع پر کنٹرول حاصل کیا۔

میدان جنگ کا جائزہ (appreciation of the battle field)

بدر مدینہ سے تقریباً 45 میل کے فاصلے پر مکہ سے شام کے راستے پر واقعہ ہے۔ بدر کا میدان تقریباً 5 میل لمبا اور 4 میل چوڑا ہے۔ میدان کی سطح عمومی طور پر سخت لیکن چند جگہوں پر ریتلی (sandy) ہے۔ شمال اور مشرقی علاقے چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل ہیں۔ جنوب میں بھی ایک پہاڑی ہے جبکہ مغرب کی طرف ساحل کے نزدیک ریت کے ٹیلے ہیں۔ قریش کے لشکر نے بدر کے جنوب مغرب کی جانب کیمپ کیا۔ مسلمانوں نے بدر کے چشموں کے نزدیک سخت زمین پر ڈیرہ ڈالا۔ چشموں تک جانے کے لئے قریش کو کافی فاصلہ ریت کے ٹیلوں اور نرم زمین پر طے کرنا پڑتا تھا جو کہ انفنٹری اور گھوڑوں کے لئے مشکل تھا۔ چشموں کے عقب کا علاقہ اونچا اور دفاعی نکتہ نظر سے نہایت موزوں تھا۔

مسلمانوں کی جنگی منصوبہ بندی اور حکمت عملی

رسول پاکؐ نے اپنی فوج کے لئے اونچی جگہ کا انتخاب کیا۔ آپؐ نے اپنی فوج کے استعمال کے لئے ایک کنواں چھوڑ کر باقی تمام کو ریت سے بھر دیا یا بنیرے بنوا کر پانی کا رخ موڑ دیا۔ چونکہ مسلمانوں کے پاس کیولری (گھوڑ سوار دستے) کی کمی تھی اس لئے آپؐ نے دفاعی حالت (defensive posture) اپنانے کا فیصلہ کیا۔ آپؐ نے اپنی فوج کو اس طرح ترتیب (deploy) دیا کہ اس کی دونوں اطراف (flanks) اور عقب (rear) کو بدر کی پہاڑیاں cover مہیا کر رہی تھیں۔

تیراندازوں کو flanks پر اور پیچھے کی جانب اور اونچی جگہ پر deploy کیا۔

اچھے warriors کو درمیان میں سامنے والے دستوں میں رکھا تاکہ وہ حملے کے ابتدائی shock کو absorb کرلیں۔

اسلامی لشکر کا ہیڈ کوارٹر پیچھے کی جانب اونچی جگہ پر بنایا گیا تاکہ جنگ پر visual observation کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکے۔

ایک چھوٹی سی فورس جس کی تعداد کا صحیح علم تو نہیں ہے لیکن اندازاً 25-30 افراد پر مشتمل کو reserve کے طور پر رکھا گیا تاکہ ناگہانی حالت میں یا حملے کی صورت میں استعمال ہوسکے۔

جنگ والے دن آپؐ نے خود اسلامی فوج کو deploy کیا اور تفصیلی coordination instructions دیں اور موقع پر جا کر final adjustments کیں۔

فوج کے آخری معائنے کے دوران آپؐ نے لشکر سے خطاب فرمایا اور انہیں جہاد کیلئے motivate کیا۔

آپؐ نے لشکر کو لڑائی کا طریق سمجھایا کہ اپنی جگہ قائم رہتے ہوئے دشمن کو پہلے اپنے ہتھیاروں کا ان کی range کے مطابق استعمال کرکے روکنا ہے اور تیر برسا کر اس کے حملے کو منتشر (disrupt) کرنا ہے۔ آپؐ نے سخت تاکید فرمائی کہ جب تک آپؐ کی طرف سے حکم نہ آئے مسلمان اپنے حملے کا آغاز نہیں کریں گے۔

Unity of command کے اصول پر عمل کرتے ہوئے پوری اسلامی فوج کی قیادت صرف آپؐ کے ہاتھ میں تھی۔

قریش کی مکہ سے بدر تک کی حرکت اور ان کی جنگی منصوبہ بندی

مسلمانوں کے برخلاف قریش کی مکہ سے بدر تک کی حرکت کے بارے میں بہت کم معلومات موجود ہیں۔ قریش کی ایک ہزار افراد پر مشتمل سازوسامان سے لیس فوج ابوجہل کی قیادت میں قافلے کی حفاظت اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے نکلی۔ بدر کے مقام سے پہلے جہاں پر قریش کے لشکر نے پڑاؤ کیا تھا جب ان کے غلاموں نے انہیں مسلمانوں کی بدر کے مقام پر موجودگی کی اطلاع دی اور یہ بھی بتایا کہ آپؐ نے قریش کی فوج اور ان کے ارادوں کے بارے میں تمام معلومات حاصل کرلیں ہیں تو وہ بہت upset ہوئے۔

انہیں تجارتی قافلے کی خیریت سے مکہ پہنچنے کی اطلاع مل چکی تھی۔ ابوجہل لڑائی کے حق میں جبکہ زیادہ تر سردار واپس جانے کے حق میں تھے۔

قریش کے سرداروں نے تمام رات اسی بحث مباحثے میں گزاری۔

قریش کی فوج کے پاس پانی کی کمی تھی جبکہ لوکل resources مسلمانوں کے زیر اثر تھے۔

جنگ سے ایک رات قبل قریش نے اپنا کیمپ توڑا اور بدر کی سمت چلے۔ گزشتہ روز کی بارش کے سبب ان کے گھوڑوں اور اونٹوں کو زمین کے نرم ہونے کے سبب چلنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ انہوں نے بدر کی وادی میں پڑاؤ ڈالا اور مسلمانوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔

قریش کا انداز جنگ رسول اللہؐ کے پلان کے

برعکس قدیم اور فرسودہ تھا۔ ان کی قیادت محکم اور منظم نہیں تھی۔ روایتاً ان کی لڑائی کا انداز ایک جماعت یا گروپ کی طرح نہیں تھا بلکہ وہ اس طرح لڑتے تھے جیسے فرد فرد سے لڑتا ہے۔ انہوں نے اس لڑائی کے لئے خصوصی طور پر کوئی strategy بھی نہیں بنائی تھی۔ انہیں بظاہر اپنی تعداد اور ساز و سامان پر بھروسہ تھا۔

جنگ کی حالت
(Conduct of battle)

غزوہ بدر اسلام اور کفر کے درمیان پہلی تاریخی جنگ تھی۔ یہ 7 رمضان 2 ہجری (مارچ 624ء) کو بدر کے مقام پر لڑی گئی۔

مبارزت طلبی

قریش مکہ کے لئے جنگ کا آغاز ہی ذلت آمیز تھا کیونکہ ان کے کئی بہادر اور بڑے لوگ جنگ سے پہلے ہی مبارزت کے مرحلے میں مارے گئے۔ اس زمانے کے رواج کے مطابق اسود بن عبدالاسد المخزومی نے اپنی صف سے آگے نکل کر مسلمانوں کو للکارا جس پر حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب رسول پاکؐ کی اجازت سے آگے بڑھے اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد قریش کی طرف سے عتبہ، ولید اور شیبہ نکلے جن کے مقابلے پر حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ نکلے۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے مقابل عتبہ اور ولید کو فوری ڈھیر کر دیا جبکہ شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کو زخمی کر دیا بعد میں اسے حضرت علیؓ نے قتل کر دیا۔

اعلان جنگ

اس کے بعد قریش کے تیر اندازوں نے لمبے فاصلے سے مسلمانوں پر تیر برسا کر جنگ کا آغاز کیا۔ رسول پاکؐ نے اپنے تیر اندازوں کو اس وقت تک روکے رکھا جب تک قریش کا لشکر نزدیک نہیں پہنچ جاتا۔ اس کے بعد تیروں کی اچانک بوچھاڑ قریش کے لشکر پر بہت کارگر ثابت ہوئی۔

قریش کے لشکر کیلئے اونچائی کی طرف ایڈوانس کرتے ہوئے اپنے زور (momentum) کو قائم رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔

نرم اور دلدلی زمین کے سبب قریش کی کیولری بھی بااثر طور پر کام نہ کر سکی۔

مسلمانوں کے تیر انداز بہت پر اثر اور کارگر رہے۔

دوپہر تک قریش کے لشکر پر پانی کی کمی کے نمایاں اثرات مرتب ہو چکے تھے۔

قریش کے لشکر کا سالار ابوجہل لڑائی میں مارا گیا۔

مسلمانوں کے جوابی حملے (counter attack) سے قریش کا جھنڈا گر گیا اور اسی دوران ریت کا طوفان آ گیا۔ قریش کے قدم اس طرح اکھڑے کہ وہ دوبارہ گروہ بندی (re-grouping) نہ کر سکے۔

جانی نقصان / جنگی قیدی

اس جنگ میں قریش کے 70 آدمی مارے گئے اور 70 ہی جنگی قیدی بنے جبکہ مسلمانوں کے 14 آدمی شہید ہوئے۔

غزوہ بدر کے بعد جنگی قیدیوں کو رسول پاکؐ نے اپنے صحابہ کے درمیان تقسیم فرمایا اور ہدایت دی کہ:

قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

امیر قیدیوں کو رسول پاکؐ نے فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔

نادار اور تنگ دست قیدیوں کو آپؐ نے فدیہ کے بغیر ہی رہائی عطا فرما دی۔

پڑھے لکھے قیدیوں کا آپؐ نے صرف یہ فدیہ مقرر فرمایا کہ وہ مدینہ کے دس دس لڑکوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔

آپؐ نے اس زمانے کی پرانی رسم کو کہ قیدیوں کو غلام بنا کر رکھا جاتا تھا مکمل طور پر ختم کر دیا۔

غزوہ بدر کا عسکری نقطہ نظر سے تجزیہ

قریش کے Strategic balance کو منتشر (disrupt) کیا۔

آپؐ نے قریش کے تجارتی راستوں کو خطرے میں ڈالا جو کہ ان کی life line تھے اور جن کے سبب ان کی معیشت خطرے میں پڑ گئی تھی۔

آپؐ نے پہلے پہنچ کر میدان بدر میں ایسی پوزیشن سنبھالی جس کے سبب بدر کے پانی کے کنوئیں مسلمانوں کے زیر اثر آ گئے۔ اس طرح دشمن کی فوج کو صحرائی جنگ کی نازک ترین صورت حال (critical situation) کا سامنا کرنے پر مجبور کر دیا۔ کم وقت میں دشمن کو زیادہ نقصان پہنچایا۔ دشمن سے initiative اور اچانک پن (surprise) لے لیا۔ آپؐ نے مختلف عرب قبائل سے معاہدے کر کے درج ذیل strategic نتائج حاصل کئے:

قریش کو external bases سے محروم رکھا جن کو استعمال کر کے وہ مسلمانوں کے خلاف حملے کر سکتے تھے۔

قریش کو ایسی قوتوں سے محروم رکھا جن سے معاہدے کر کے وہ اپنی قوت میں اضافہ کر سکتے تھے۔

آپؐ نے اسلام کی تبلیغ کی آزادی حاصل کی جو کہ دشمن کے حال اور مستقبل کیلئے خطرہ بن گیا۔

جنگی منصوبہ بندی کے دوران زمین اور موسم کا صحیح جائزہ لینا

مسلمان بدر کے میدان میں قریش سے پہلے پہنچے، انہوں نے اپنی پسند کی جگہ پر پڑاؤ ڈالا اور قریش کو مجبور کیا کہ وہ ناموافق اور غیر موزوں جگہ سے لڑائی کریں۔ بدر کے علاقے میں اپریل کے مہینے میں بارشیں متوقع ہوتی ہیں۔ قریش نے نشیب میں پڑاؤ ڈالا۔ اسی دوران بارش ہوئی اور زمین دلدلی (marshy) ہو گئی جس کی وجہ سے حملے کے وقت قریش کے لشکر کو نقل و حرکت میں بہت مشکل پیش آئی۔ باوجود اس کے کہ قریش کی کیولری

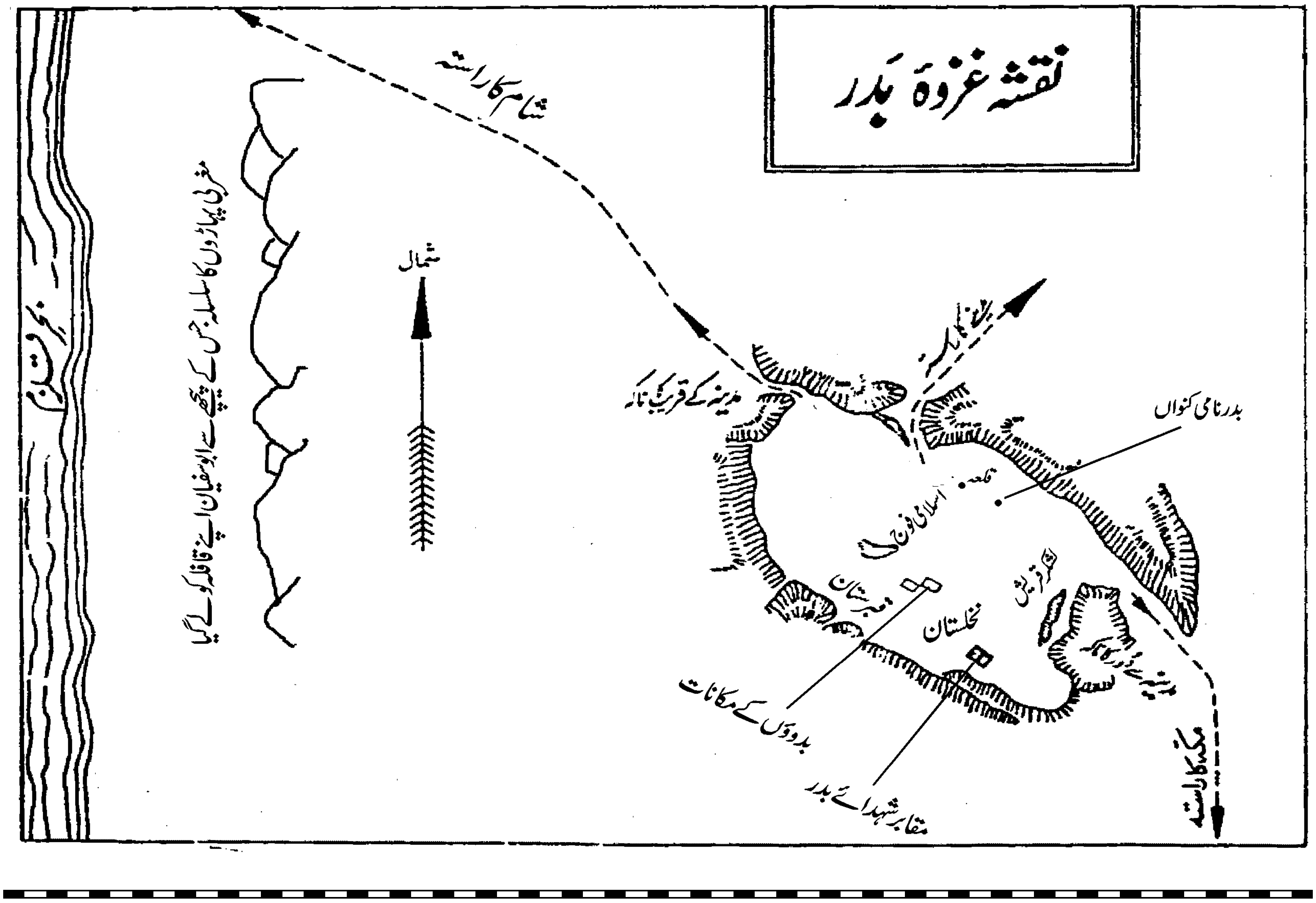

superior تھی۔ آپؐ کا میدان جنگ کا چناؤ، اس کا استعمال اور موسم کا صحیح جائزہ لینے کی وجہ سے مسلمانوں نے ایک ایسی فوج کو شکست دی جو کہ تعداد، ہتھیاروں اور رسد و رسائل میں ان سے بہت بہتر تھی۔

اس جنگ میں آپؐ نے ایسے نتائج حاصل کئے جو کہ عام حالات میں جانی اور مالی لحاظ سے بہت مہنگے پڑتے۔

فوج پر مکمل کنٹرول رکھنا

جو فوج اپنے سے طاقتور دشمن کا مقابلہ کر رہی ہو اس کے کمانڈر کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی سپاہ پر مکمل کنٹرول رکھے۔ اس طرح تمام وسائل کا موثر استعمال ہوتا ہے اور مقصد کم سے کم جانی، مالی اور وقت کے نقصان سے حاصل ہو جاتا ہے۔ آپؐ نے اسلامی فوج کو صیغوں میں تقسیم کیا۔ آپؐ نے ہر صیغے کو لائینوں میں ترتیب دیا۔ یہ لائینوں والی جنگی ترتیب (linear combat formation) سپاہ پر کنٹرول حاصل کرنے کے سلسلے میں عربوں کے روایتی hit and run کے طریقے سے زیادہ کارگر ثابت ہوئی۔

اس جنگی ترتیب کے سبب مسلمانوں کے درمیان نظم و ضبط بہتر ہوا، لڑنے والے صیغوں کے درمیان باہمی تعاون (mutual cooperation) پیدا ہوا جس کے نتیجے میں کمانڈروں کو مستحکم اور مستقل کنٹرول حاصل رہا۔

وسائل کا مناسب استعمال (economy of effort) یہ جنگ کا ایک ایسا اصول ہے جو کہ اپنے سے طاقتور دشمن سے مقابلے کے لئے ناگزیر ہے۔ اپنی سپاہ پر مستحکم کنٹرول حاصل کرنے کے علاوہ آپؐ نے ایسے جنگی احکام (combat orders) جاری فرمائے جن کی مدد سے کافی حد تک محدود وسائل کو صحیح استعمال میں لایا گیا۔

آپؐ نے اپنی فوج سے ہتھیاروں کو ان کی قابلیت (capabilities) اور خصوصیات (characteristics) کے مطابق استعمال کروایا۔

آپؐ نے تیراندازوں کو حکم دیا کہ دشمن کے نزدیک آنے تک تیر نہیں پھینکے جائیں گے۔ اس کے درج ذیل فوائد سامنے آئے:

اسلامی فوج میں تیروں کی کمی کے باوجود ان کا استعمال با کفایت رہا۔ تیراندازی کو موثر بنایا۔

دشمن پر اچانک پن حاصل کر کے اسے demoralise کیا، کم فاصلے سے زیادہ volume میں تیر برسا کر اسے بچنے کا موقع نہ دیا اور اس کا کم وقت میں بھاری نقصان کیا۔

اچانک پن (surprise)

آپؐ نے اپنی اعلیٰ بصیرت اور حکمت عملی کے سبب قریش کی فوج پر موثر طور پر اچانک پن حاصل کیا۔ عسکری معاملات میں دشمن پر اچانک پن حاصل کرنے سے مراد ایسا کام کرنا ہے جس کی دشمن کو توقع نہ ہو اور جس کے خلاف اس نے کوئی پلان (contingency plan) نہ بنایا ہو۔

آپؐ اپنی فوج کو غیر معروف راستوں سے لے کر قریش سے پہلے میدان بدر پہنچ گئے۔ اس دوران آپؐ نے ایسے اقدام کئے جن کے سبب قریش مسلمانوں کی نقل و حرکت سے مکمل طور پر لاعلم رہے۔

آپؐ نے عرب کے مروجہ طریق کے برخلاف بہت ہی منظم طور پر قریش سے جنگ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپؐ نے اپنی فوج کو دفاعی انداز میں ترتیب دیا۔ انصار اور مہاجرین کو الگ الگ صیغوں میں بانٹا اور دستوں کو لائینوں میں کھڑا کیا جبکہ قریش اپنے روایتی انداز جنگ میں کافی حد تک غیر منظم تھے۔ اسلامی لشکر کے تیراندازوں کی موثر کارکردگی نے قریش کو مکمل طور پر surprise کیا اور ان کو بہت نقصان پہنچایا۔ قریش کے لشکر کو مسلمانوں کے خلاف ایڈوانس کے دوران بارش کے سبب نرم اور دلدلی زمین عبور کرنی پڑی جو کہ نہ صرف گھوڑوں کے لئے بلکہ پیدل فوج کے لئے بھی رکاوٹ بنی۔

چونکہ یہ ان کے لئے ایک نئی صورت حال تھی جس کے لئے انہوں نے کوئی متبادل پلان نہیں بنایا ہوا تھا اس لئے انہیں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

قیادت

رسول پاک ﷺ ہمیشہ فیصلہ کن وقت، مقام اور اقدام کے بارے میں خود فیصلہ فرماتے۔ میدان جنگ میں critical موقعوں پر سب کے درمیان موجود ہوتے جس کا اسلامی لشکر کے مورال پر بہت مثبت اثر ہوتا تھا۔ آپؐ ہر نازک مرحلے پر صحابہ کرام سے مشاورت کرتے اور ان کے مشوروں کو اہمیت دیتے۔ اس کے برعکس قریش میں قبیلوں کے اپنے لیڈر تھے۔ گو کہ ابوجہل قریش کے لشکر کا سردار تھا لیکن اس کا باقی سرداروں کے ساتھ مسلمانوں سے اس موقع پر جنگ کرنے کے معاملے میں اتفاق نہیں تھا اور آخری وقت تک وہ واپس جانا چاہتے تھے۔ لڑائی کے دوران بھی قریش کی لیڈرشپ نے کوئی خاص کام نہیں دکھایا۔

نتائج

جنگ بدر اسلامی تاریخ میں نقطہ انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس جنگ کے نتیجے میں ایک آزاد اور خود مختار اسلامی ریاست نے جنم لیا۔ اس جنگ میں ایک ایسی فوج نے جو اپنی تعداد، نقل و حرکت کی صلاحیت اور رسد و رسائل میں بظاہر کمزور نظر آتی تھی نے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کو شکست دی۔ مسلمانوں کی فتح نے عرب میں قریش کی ساکھ کو بری طرح متاثر کیا اور تبلیغ کے دروازے کھول دئے۔ مسلمان اب ایک طاقت بن کر ابھرے اور بہت سارے قبائل نے ان سے معاہدے کئے۔ اس فتح نے مزید فتوحات کے دروازے بھی کھول دئے۔

☆ ☆ ☆

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

تحریک جدید۔ حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

خدا تعالیٰ کے ایک مخفی الہام اور القائے ربانی کے طور پر تحریک ہوئی

روحانی نظام اور جسمانی نظام دونوں متوازی چل رہے ہیں۔ قانون قدرت کے تحت جب تیز و تند ہوائیں چلتی ہیں۔ آسمان پر کالے سیاہ بادلوں کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ بجلیاں کڑکتی ہیں تو اس وقت غیر معمولی موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ اسی طرح جب 1934ء میں مخالفین احمدیت نے جماعت کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کیا۔ انتظامی طاقتوں سے مل کر سب جماعت کو کچلنے کے لئے صف آرا ہو گئے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے ناپاک ارادے کر لئے، تو ایسے وحشت ناک اور لرزہ خیز حالات میں ایک ایسی غیر معمولی تحریک نے جنم لیا۔ جس کو تحریک جدید کہا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"درحقیقت میری تحریک کوئی جدید تحریک نہیں بلکہ یہ قدیم ترین تحریک ہے اور اس جدید کے لفظ سے صرف اُن ماؤف اور اُن بیمار دماغوں سے تلعب کیا گیا ہے جو بغیر جدید کے کسی بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ...... وہ پرانی ہی چیز تھی جسے ایک نیا نام دے دیا گیا۔ وہ وہی چیز تھی جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اور وہ وہی چیز تھی جسے حضرت مسیح موعود نے پیش فرمایا۔ ...... اس میں وہ کون سی چیز ہے جو نئی ہے۔ وہی ایک قانون ہے جو آدم کے وقت سے مقرر ہوا کہ جب شیطان تم پر حملہ کرے گا، تمہیں اس کے مقابلہ میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے پڑیں گے بغیر اس کے تمہیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اس کے سوا تحریک جدید میں اور کیا ہے؟ یہی قانون اس تحریک میں کام کر رہا ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ نیا نام تو اسے اس لئے دیا گیا کہ وہ لوگ جو نئی چیز کی طرف توجہ کرنے کے عادی ہیں، اس کا نیا نام سن کر اس کی طرف توجہ کریں۔" (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 230)

پس منظر

1934ء میں جب تمام مذہبی جماعتیں مجلس احرار کا روپ دھار کر جماعت کے خلاف صف آرا ہو گئیں۔ اپنی طاقت کو اور مضبوط کرنے کے لئے انگریزی حکومت کی طاقت کو ساتھ ملا کر جماعت پر اپنے پورے زور و شور کے ساتھ حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ چند دنوں میں قادیان کو ملیا میٹ کرنے کے درپے ہو گئے۔ ان ہوش رُبا حالات میں خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کے دل پر یہ تحریک نازل فرمائی جو جماعت کو اندھیروں سے نکال کر اجالوں کی طرف لے آئی۔ جماعت کو ترقیات کے لامتناہی سفر کی طرف گامزن کر دیا۔

"تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 116)

اہمیت

فرمایا:

"تحریک جدید تو ایک قطرہ ہے اُس سمندر کا جو قربانیوں کا تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ جو شخص قطرہ سے ڈرتا ہے وہ سمندر میں کب کودے گا۔ ابھی تو اس سمندر میں تمہیں تیرنا ہے۔ جس سمندر میں تیرنے کے بعد دنیا کی اصلاح کا موقع تمہیں میسر آئے گا۔" (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 244)

"اگر احمدیت سچی ہے اور یقیناً سچی ہے تو جو کچھ تحریک جدید میں مخفی ہے یا ظاہر وہ ایک دن دنیا پر رونما ہو کر رہے گا۔ کئی باتیں تحریک جدید میں ابھی ایسی ہیں جو مخفی ہیں اور لوگ انہیں اس وقت پڑھ نہیں سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک تفکر اور تدبّر کے نتیجہ میں نہیں کی گئی بلکہ خدا تعالیٰ کے ایک مخفی الہام اور القائے ربانی کے طور پر یہ تحریک ہوئی ہے اور اس کے اندر ایسی ہی وسعت موجود ہے جیسے خدا تعالیٰ کے اور الہاموں میں وسعت موجود ہوتی ہے۔" (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 274)

اغراض و مقاصد

"تحریک جدید کو جاری کرنے کی غرض بھی یہی ہے کہ تم میں زندگی پیدا ہو۔ مرنے والے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں دیں اور جو باقی رہیں وہ مِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ کا مصداق بنتے چلے جائیں۔ جس دن ہم اس قسم کے زندہ لوگ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے وہی دن ہماری زندگی کا دن ہو گا ورنہ اگر مرنے والا مر گیا اور اُس نے انفرادی طور پر جان دے دی تو اس سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔" (انوار العلوم جلد 14 صفحہ 280)

"تحریک جدید جس کا اجراء منشائے الٰہی کے

ماتحت ہوا، اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان (دینی) مقصد کو پورا کرنے اور انسانیت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کا بیج رکھا گیا ہے۔
(انوار العلوم جلد16 صفحہ 505)

نظام وصیت کیلئے پیشرو

’’تحریک جدید کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں تا کہ اس وقت تک کہ وصیت کا نظام مضبوط ہو اس ذریعہ سے جو مرکزی جائیداد پیدا ہو اس سے (دعوت الی اللہ) کو وسیع کیا جائے اور (دعوت الی اللہ) سے وصیت کو وسیع کیا جائے۔ ...... غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آتی ہے مگر اس کے لئے پیشرو کی حیثیت میں ہے۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے اور ہر شخص جو نظامِ وصیت کو وسیع کرتا ہے وہ نظام نو کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔‘‘
(انوار العلوم جلد16 صفحہ 599، 600)

تحریک کے تین بنیادی مطالبات

1۔ جماعت اپنے آپ کو تبدیل کر کے تقویٰ کی راہوں پر چلے۔ راہ خدا میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔
2۔ سادہ زندگی اپنا کر غیر ضروری اخراجات کم کرے اور دعوت الی اللہ کے لئے رقم فراہم کرے۔
3۔ جماعت دعوت الی اللہ پر کمر کس لے۔ دعوت الی اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر کے بیرون ممالک پیغام حق پہنچائیں۔

ستائیس مطالبات

1۔ سادہ زندگی بسر کریں 2۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں 3۔ مخالفین کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں 4۔ دعوت الی اللہ ممالک بیرون میں حصہ لیں 5۔ سکیم خاص دعوت الی اللہ میں مالی لحاظ سے حصہ لیں 6۔ سروے میں حصہ لیں 7۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں 8۔ نوجوان خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کریں 9۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں 10۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں 11۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں 12۔ پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں 13۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھجیں 14۔ صاحب حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں 15۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں، خود کمائیں اور کھائیں اور (دعوت الی اللہ) بھی کرتے رہیں 16۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں 17۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کریں 18۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے 19۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں 20۔ تمدن قرآنی کا قیام کریں۔ 21۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ 22۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ 23۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں 24۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں 25۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں 26۔ وقف جائیداد و آمد میں حصہ لیں 27۔ حلف الفضول کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت، عدل وانصاف کو قائم رکھیں گے۔

ان مطالبات کے متعلق حضور نے فرمایا:
’’ان میں سے ہر ایک لمبے غور اور فکر کے بعد تجویز کیا گیا ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو سلسلہ کی ترقی میں مدنہ ہو ان میں سے ہر ایک ایسا بیج ہے جو بڑا ترقی پانے والا اور بہت بڑا درخت بننے والا ہے اور دشمنوں کو زیر کرنے والا ہے ان میں سے کوئی چیز نظر انداز کرنے والی نہیں اور ایک بھی ایسی نہیں کہ اس کے بغیر ہماری ترقی کی عمارت مکمل ہو سکے۔‘‘ (الفضل 9 دسمبر 1934ء)

مستقل تحریک

ابتداء میں یہ تحریک تین سال کے لئے تھی۔ پھر حضرت مصلح موعود نے اسے سات سال اور دس سال کے لئے بڑھا دیا۔ پھر اُنیس سال بڑھا کر آخر کار دائمی تحریک قرار دے دیا۔ فرمایا:
’’میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک کہ تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت صرف 19 سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی چلی جائے اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام جاتے ہیں اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے ساتھ جاتے ہیں۔‘‘ (المصلح 11 دسمبر 1953ء صفحہ 2، 3)

تحریک جدید اور حضرت مسیح موعود کا کشف

تحریک جدید کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کا وہ کشف بھی پورا ہو گیا جس میں پانچ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج دی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں۔
’’کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة پھر وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے خوشحال ہے مگر خدا تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 149)

یہ کشف اس وقت پورا ہوا جب پہلے اُنیس سالہ دور (1934ء تا 1953ء) میں لگ بھگ پانچ ہزار احباب شامل تھے۔ ان کی قربانیوں کو تا قیامت زندہ رکھنے کے لئے جون 1959ء میں پانچ ہزاری مجاہدین کے نام سے ایک مکمل فہرست شائع کی گئی۔

قومی فتح کے حصول کا گُر

حضور نے فرمایا:
’’پس جب تک قومی لحاظ سے اپنی بہادری کا مظاہرہ نہ ہو اور شاندار مظاہرہ نہ ہو اُس وقت تک قومی فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔ فتح کا دن وہی ہو گا جب وہ طالب علم جو اس وقت ہمارے سامنے بیٹھے ہیں ان کے سامنے ان کے استاد اور ان کے نگران ان کے فرائض دُہراتے رہیں اور انہیں یہ سبق پڑھاتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان سب میں قربانی کی روح پیدا ہو جائے اور تحریک جدید ہی ان کا اوڑھنا ہو، تحریک جدید ہی ان کا بچھونا ہو، تحریک جدید ہی ان کی دوست ہو اور تحریک جدید ہی ان کی عزیز ہو، جب رات اور دن انہیں کسی پہلو بھی چین نہ آئے، جب تک نہ صرف اِن کے بلکہ اِن کے رشتہ داروں، ان کے دوستوں اور ان کے ہمسایوں کے کام کاج بھی تحریک جدید کے ماتحت نہ آ جائیں اور جب تک وہ اس یقین پر قائم نہ ہو جائیں کہ احمدیت تحریک جدید ہے اور تحریک جدید احمدیت ہے اُس وقت تک قومی فتح کا زمانہ نہیں آ سکتا۔‘‘
(انوار العلوم جلد14 صفحہ 277)

بار بار یاد دہانی کی ضرورت

’’کوئی تین ماہ کا عرصہ گزرا میں ایک سفر پر جا رہا تھا کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اُس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دُہرائے جانے چاہئیں۔‘‘ (انوار العلوم جلد14 صفحہ 3)
’’پس تم جو تحریک جدید کے بورڈنگ میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم ہو یاد رکھو کہ تم تحریک جدید کے سپاہی ہو اور سپاہی پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تمہارے نگرانوں کا فرض ہے کہ وہ تمہارے سامنے متواتر لیکچر دے کر تحریک جدید کی اغراض تمہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ تحریک جدید کے بورڈنگ میں تمہارے داخل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ تم تحریک جدید کے حامل ہو اور تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید پر نہ صرف خود عمل کرو بلکہ دوسروں سے بھی کراؤ۔ اس کی روح کو قائم رکھنا تمہارے فرائض میں داخل ہے اور چونکہ تم ابھی بچے ہو اس لئے تمہارے نگرانوں کا فرض ہے کہ تمہیں وہ تمام باتیں بتائیں اور مسلسل لیکچروں کے ذریعہ تمہارے ذہن نشین کریں۔‘‘ (انوار العلوم جلد14 صفحہ 275)
’’پس تحریک جدید کے متعلق مجھے خطبات کہنے کی اس لئے ضرورت پیش آتی رہتی ہے کہ میں چاہتا ہوں اس تحریک کو جاری کرنے اور اس کو قائم رکھنے میں دوست میرے نائب بنیں اور وہ دنیا کے خواہ کسی حصہ میں رہتے ہوں اس تحریک کو زندہ اور قائم کرتے چلے جائیں۔ جس وقت ہماری جماعت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے وہ دن ہماری کامیابی کا دن ہو گا اور اگر ہم پورے زور سے اس تحریک کی اہمیت اس کے مقاصد اور اس کی اغراض لوگوں کے ذہن نشین کرتے چلے جائیں تو آج جو ہمارے سامنے بچے بیٹھے ہوئے ہیں انہی کے دلوں میں کل تحریک جدید کے متعلق اس قدر جوش اور اتنا ولولہ ہو گا کہ انہیں چین اور آرام نہ آئے گا جب تک کہ وہ اپنے دوستوں، اپنے رشتہ داروں اور اپنے ہمسایوں کو بھی اس تحریک کا قائل نہ کر لیں۔ اور وہی دن ہو گا جو احمدیت کی فتح کے لئے قومی اور اجتماعی جدوجہد کا دن ہو گا۔
(انوار العلوم جلد14 صفحہ 276)

مطالبات پر عمل کرنے والوں کی خوش قسمتی

’’حضرت مسیح موعود یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا وہ شخص جو میرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات اور مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس تحریک میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود کی دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر وہ میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا۔‘‘ (الفضل 4 دسمبر 1937ء)
’’اگر تم نے دیانت داری سے احمدیت کو قبول کیا ہے، اگر تم یقین رکھتے ہو کہ سلسلہ احمدیہ سچا ہے، اگر تم سمجھتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خدا تعالیٰ کی پیروی ہے اور مسیح موعود کی پیروی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ تو اے مردو اور عورتو! تم تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو اور انصار اللہ بن جاؤ۔ مجھے تم سے کوئی غرض نہیں۔ اگر تم میرے ان مطالبات پر عمل کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر راضی کر لو گے اور اگر تم ان مطالبات پر عمل نہیں کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر ناراض کر لو گے۔
(انوار العلوم جلد15 صفحہ 167)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 9 نومبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عمران راشد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کافی عرصہ سے شوگر، بلڈ پریشر اور گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں بہت زیادہ کمزوری ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ بھی کافی عرصہ سے بیمار ہیں والدین کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہریداران دفتر خزانہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار بیت المہدی ربوہ میں ہونے والے بم دھماکہ میں شدید زخمی ہوا تھا۔ کافی عوارض لاحق ہو گئے ہیں میری آنکھ کا آپریشن بوجہ موتیا مورخہ 8 نومبر 2014ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم ملک عبدالرشید صاحب بھیروی ریٹائرڈ اکاؤنٹنٹ نظارت مال آمد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو بقضائے الٰہی مورخہ 15/اکتوبر 2014ء کو بعارضہ نمونیہ طاہر انسٹیٹیوٹ میں وفات پا گئے۔ اگلے دن صبح 10 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی اور مکرم راجہ منیر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم ملنسار، خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ، تین بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سلطان احمد کھوکھر صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ خاتونہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسماعیل کھوکھر صاحب مرحوم آف انڈونیشیا مورخہ 17/اکتوبر 2014ء کو وفات پا گئیں۔ والدہ محترمہ حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود و سابق امیر جماعت احمدیہ راہوں ضلع جالندھر کی بیٹی کی بہو تھیں۔ آپ نے 1973ء میں انڈونیشیا سے ربوہ ہجرت کی اور تاحیات یہی مقیم رہیں۔ آپ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم قمر احمد کوثر صاحب نائب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں سات بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

احباب جماعت نے کثیر تعداد میں ہمارے گھر آ کر تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ اس کے علاوہ بہت سے احباب نے دور دراز سے بذریعہ ٹیلی فون تعزیت کی۔ خاکسار ان تمام احباب کا بے حد شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب

دینے والا بنا دیا بلکہ دشمن سے بھی سلوک کے اعلیٰ اخلاق دکھلائے۔

س: حضرت محمدؐ کے عزم و ہمت اور اعلیٰ استعداد کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت اور مقاصد کے موافق ہوتا ہے جس قدر اس کی ہمت وعزم عالی ہوں گے اسی پائے کا وہ کلام ہوگا۔ اور وحی الٰہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے۔ جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پائے کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرتؐ کی ہمت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا۔ اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پائے اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی بلکہ آپ کے لئے فرمایا گیا انّی رسول ...... (الاعراف: 159) اور ما ارسلنٰك...... (الانبیاء: 108) جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کرسکتا ہے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 40)

س: آنحضرت ﷺ کے خدا تعالیٰ کی صفات اربعہ کا مظہر ہونے کی حضرت مسیح موعود نے کیا وضاحت فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ بیان ہوئی ہیں آنحضرت ﷺ ان چاروں صفات کے مظہر کامل تھے۔ مثلاً پہلی صفت رب العالمین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھی مظہر ہوئے جب کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ و ما ارسلناك ...... (الانبیاء: 108) جیسے رب العالمین عام ربوبیت کو چاہتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے فیوض و برکات اور آپ کی ہدایت و تبلیغ کل دنیا اور کل عالموں کے لئے قرار پائی۔ پھر دوسری صفت رحمان کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ اس صفت کے بھی کامل مظہر ٹھہرے۔ کیونکہ آپ کے فیوض و برکات کا کوئی بدل اور اجر نہیں۔ ما اسئلکم ...... (الفرقان: 58) میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ پھر آپ رحیمیت کے مظہر ہیں آپ نے اور آپ کے صحابہ نے جو محنتیں اسلام کے لئے کیں اور ان خدمات میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ضائع نہیں ہوئیں بلکہ انکا اجر دیا گیا۔ اور خود رسول اللہ پر قرآن شریف میں رحیم کا لفظ بولا گیا۔ پھر آپ مالکیت یوم دین کے مظہر بھی ہیں۔ اس کی کامل تجلی فتح مکہ کے دن ہوئی۔ ایسا کامل ظہور اللہ تعالیٰ کی ان صفات اربعہ کا جوام صفات ہیں اور کسی نبی میں نہیں ہوا۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 382,381)

س: حضور انور نے خطاب کے آخر میں ہمیں کن امور میں اپنے جائزے لینے کا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! آج ہمارا فرض ہے کہ آج اس شفقت اور رأفت اور رحمت کو دنیا میں عام کردیں اور دنیا کو بتائیں کہ جس کو تم اپنا دشمن سمجھ رہے ہو اس سے بڑھ کر تمہارا ہمدرد اور غمگسار کوئی نہیں۔ آج دنیا کی بقا اس کی آغوش میں آجانے میں ہے۔ آج اپنوں اور غیروں کے تمام مسائل کا حل بھی رحمۃ للعالمین کی پیروی کرنے میں ہے۔

☆............☆............☆

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔“

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

”یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔“

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔“

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

معلوماتی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بیماری اور زخم کے لئے جدید ڈیوائس

امریکہ میں ''الیکٹ آر ایکس'' نامی چھوٹی سی ڈیوائس تیار کی گئی ہے جو سوئی سے جسم میں امپلانٹ کی جا سکے گی، جو نہ صرف جسمانی اعضاء کو مانیٹر کرے گی بلکہ زخمی ہونے یا بیماری کی صورت میں برقی لہروں سے اس کا علاج بھی کرے گی۔ ''الیکٹ آر ایکس'' صحت برقرار رکھنے اور تمام اعضاء کی درست کارکردگی کے لئے نروس سسٹم کی مدد کرے گی۔ بہت چھوٹی ہونے کی وجہ سے نہ صرف اسے جسم میں درست مقام پر لگانا ممکن ہوگا بلکہ اس کے سائیڈ ایفیکٹس بھی کم ہوں گے اور یہ ہڈیوں اور جوڑوں کے درد سے نجات میں بھی معاون ہوگی۔

(روزنامہ نئی بات 22 ستمبر 2014ء)

دماغ کی طاقت سے جہاز اڑانا ممکن

برلن سائنسدانوں نے ایسی جدید ٹوپی تیار کی ہے جس کی مدد سے ہاتھ ہلائے اور کوئی انگلی اٹھائے بغیر دماغ کی طاقت سے جہاز بھی اڑایا جاسکتا ہے۔ اس ٹوپی سے مستقبل میں معذوروں کے ساتھ عام انسان کو بھی خوب فائدہ ہوگا۔ برلن اور میونخ ٹیکنیکل یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے ایک ایسی منفرد ٹوپی ایجاد کی ہے۔ جس میں اینٹی گریٹڈ الیکٹروڈ نصب ہیں جو دماغ اور کمپیوٹر سے منسلک ہیں اور دماغ سے احکامات وصول کرکے کمپیوٹر کو اور پھر فلائٹ سمیولیٹر تک پہنچاتے ہیں۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ابھی اس سے سیمولیٹر کو دائیں بائیں گھمایا جاسکتا ہے۔ اس پر مزید کام جاری ہے جو جلد ہی ترقی کرکے جہاز اڑانے کے کام بھی آسکے گا۔

(روزنامہ نئی بات 22 ستمبر 2014ء)

دنیا کا سب سے مضبوط بیریئر

امریکہ نے دنیا کا مضبوط ترین سیکیورٹی بیریئر تیار کیا ہے جو اہم عمارتوں کے قریب نصب کیا جائے گا۔ سیکیورٹی بیریئر 50 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آنے والے 15 ہزار پونڈ وزنی ٹرک کو نہ صرف روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ اسے توڑ کر ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ 42 انچ چوڑا دنیا کا مضبوط ترین یہ بیریئر بارود سے بھری گاڑیوں کو دہشت گردی سے روکنے کے لئے جلد اہم عمارتوں کے قریب نصب کردیا جائے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس 4/ اکتوبر 2014ء)

ہر شارک کی اپنی انفرادی شخصیت ہوتی ہے

برطانوی سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ سمندر میں سب سے زیادہ خوفناک شکاری شارک کی اپنی انفرادی شخصیت ہوتی ہے جوان کے گھل ملنے کی عادات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ تحقیق کے مطابق انفرادی شارکس کی 10 گروہوں میں تحقیق کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلسل سماجی عادات ظاہر کرتی ہیں اور اپنے گروہ تشکیل کرتی ہیں یا چھپنے کے لئے اپنے آپ کو ماحول کے مطابق کر لیتی ہیں۔ ہر ایک گروہ میں دس چھوٹی چتکبری کیٹ شارکس کو تین مختلف قسم کے حالات میں رکھا گیا۔ کچھ شارکس کو پیچیدہ قسم کے ماحول میں ڈالا گیا جن میں پتھر اور دیگر خصوصیات موجود تھے اور کچھ شارکس کو سادہ ٹینکوں میں ڈالا گیا جن کے نچلے حصوں میں صرف بجری موجود تھی۔ مختلف ماحول میں منتقل کئے جانے اور اپنے گروہوں کی مجموعی تعداد اور سائز کے بدلنے کے باوجود انفرادی شارکس آپس میں بڑے گروہ ہر بار تشکیل کرتی تھیں جبکہ زیادہ تنہا پسند زیادہ تر اکیلے نظر آئیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 4/ اکتوبر 2014ء)

جدید طرز کے ڈیجیٹل گھر

حال ہی میں سپین میں جدید طرز رہائش متعارف کرایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں تیار کئے جانے والے اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ گھر کے پروٹو ٹائپ کا نام سمارٹ ہوم رکھا گیا ہے۔ اس پروٹو ٹائپ کے حوالے سے اہم بات یہ ہے کہ اس میں استعمال کی جانے والی تمام کی تمام ٹیکنالوجی وہ ہے، جو اس وقت موجود ہے اور وڈیو گیمز میں استعمال کی جا رہی ہے۔ پروٹو ٹائپ تیار کرنے والے ماہرین کی ٹیم نے انٹرایکٹو ایپلیکیشنز کو دیواروں پر پروجیکٹرز کی مدد سے بیم کیا۔ ان دیواروں پر حرکت نوٹ کرنے والے ''کنیٹک موشن سینسرز'' نصب کئے گئے ہیں۔ اس کی مدد سے سمارٹ ہوم کے رہائشی محض اپنے ہاتھوں کی حرکت سے اپنے اردگرد موجود چیزوں کو کنٹرول کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ یہ بالکل ایک طرح کا جادو لگتا ہے۔ یہ تصور یقیناً بہت دلچسپ ہوگا کہ صبح جاگتے ہی بیڈ پر لیٹے دیوار کی طرف ہاتھ کے اشارے سے نہ صرف الارم بند کیا جاسکتا ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ دن بھر کی مصروفیات دیکھنے کے لئے دیوار پر اس دن کی ڈائری بھی نمودار ہو جائے گی۔ اگر اس گھر کا رہائشی کمرے کا ماحول بدلنا چاہے گا، تو ایک چھوٹے سے اشارے سے دیواریں اردگرد کا پورا منظر تبدیل کر دیں گی۔

(آئی ٹی دنیا)

ہوٹل جو مفت رہائش دیتا ہے

اٹلی کے بلند ترین پہاڑوں میں ایک ایسا شاندار ہوٹل پایا جاتا ہے جس میں قیام بالکل مفت ہے۔ اس ہوٹل تک پہنچنے کے لئے 8300 فٹ کی چڑھائی چڑھنا پڑتی ہے۔ اس ہوٹل کو بنانے کے لئے سٹیل اور لکڑی کی بھاری مقدار ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ پہنچائی گئی۔ یہاں پر قیام تو بالکل مفت ہے لیکن کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا اہتمام خود کرنا پڑے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس 6/ اکتوبر 2014ء)

دھوپ کی کرنیں ہائی بلڈ پریشر کا علاج

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ جہاں انسانی صحت کے لئے دھوپ کی اہمیت مسلمہ ہے وہیں یہ ذہنی کیفیت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک طبی تحقیق سے ایسے شواہد حاصل ہوئے ہیں جن کی بنیاد پر سائنسدانوں نے مشورہ دیا ہے کہ بلند فشار خون کے عارضے میں مبتلا افراد میں دل کے دورے اور فالج کے خطرے کو کم کرنے کے لئے وٹامن ڈی سپلیمنٹ متبادل دوا کے طور پر تجویز کی جا سکتی ہے۔

آسٹریلین سائنسدانوں کی ٹیم کا کہنا ہے کہ اگرچہ اس سے قبل بھی بلند فشار خون کے مریضوں کو دھوپ سینکنے کا مشورہ دیا گیا ہے لیکن نتائج کے ثبوت کے طور پر شواہد پیش نہیں کئے گئے۔ تاہم یہ اس نوعیت کی پہلی تحقیق ہے جس میں وٹامن ڈی کی کم سطح اور بلند فشار خون کے درمیان ایک مضبوط تعلق پایا گیا ہے۔

انسانی جسم میں دھوپ کی کرنوں کو جذب کرکے وٹامن ڈی بنتا ہے۔ تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ دھوپ سینکنے میں توازن رکھنا ضروری ہے۔

ہمارے جسم کو کس قدر سورج کی روشنی کی ضرورت ہے، اس کا انحصار ہماری صحت، عمر اور جلد کی صحت پر منحصر ہے۔

(وائس آف امریکہ 26 جون 2014ء)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 8۔نومبر

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:28
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:16

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 نومبر 2014ء

6:10 am	یورپ میں پریس کانفرنس
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
1:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 27 مئی 2009ء
1:55 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء
5:30 pm	انتخاب سخن
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	الحوار المباشر (Live)

ٹھیکہ کینٹین

(مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

نظارت تعلیم کے ادارہ مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کو اپنی کینٹین کے لئے ٹھیکہ دینا مقصود ہے۔ خواہشمند خواتین اپنی درخواستیں صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ بنام پرنسپل صاحبہ مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کو مورخہ 15 نومبر 2014ء تک بھجوادیں۔

(نظارت تعلیم)

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

وردہ فیبرکس
(سب رنگ آپ کے)
کھدر، ہی کھدر، کاٹن، لیلن، ووئل کھدر، بوتیک شرٹس تمام ورائٹی انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238